سوال

(43) اشہد ان محمدا رسول اللہ کے سننے کے وقت انگوٹھے چومنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ ناواقف علم حدیث جن کو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور موضوع اور غیر موضوع میں کچھ امتیاز نہیں ہے ، مؤذن سے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے سننے کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں اور اس فعل کو چند احادیث کتب طبقہ رابعہ سے حجت لاکر سنت جانتے ہیں ، اس باب میں کتب معتبرہ سے جو صاف صاف حکم ہو ، ارشاد فرمائیں ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مقدمہ مذکور میں جتنی حدیثیں کہ مذکور ہیں ان میں سے ایک بھی صحیح وثابت نہیں اور نہ ان کا کسی معتمد کتاب میں پتہ و نشان پایا جاتا ہے ، محققین و نقاد احادیث نے ان سب احادیث میں کلام کرکے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کردی ہے تفصیل اس اجمال اور ترتیح اس مقال کی یہ ہے کہ اول تو یہ سب حدیثیں کتب احادیث طبقہ رابعہ سے ہے اور اس طبقہ کی احادیث اس قابل نہیں کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے میں ان پر اعتماد کیا جائے اور ان کو تمسک بہ ٹھہرایا جائے ، چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی عجالہ نافعہ میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

چوتھے طبقہ کی وہ حدیثیں ہیں ، جن کا پہلے زمانہ میں نام و نشان نہ تھا ، اور متاخرین نے ان کو روایت کیا ہے ، ان کا حال دو حیثیتوں سے خالی نہیں ہے یا تو سلف نے ان کو پرکھا اور ان کا کوئی اصل نہ مل سکا کہ ان کی روایت کرتے یا کوئی اصل تو تھا ، لیکن ان میں ایسے نقص دیکھے کہ ان کو چھوڑ دینا ہی مناسب معلوم ہوا بہر حال وہ حدیثیں کسی طرح بھی اس قابل نہ تھیں کہ ان پر عقیدہ و عمل کی بنیاد رکھی جاتی ۔

دوسرے یہ کہ علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن وجیہ الدین عبدالرحمٰن سخاوی نے مقاصد حسنہ میں اور شیخ الاسلام مترجم بخاری اور حسن بن علی ہندی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور محمد طاہر فتنی حنفی نے ان احادیث کو لایصح لکھا ہے اور لفظ لایصح کا بمعنے ثابت نہ ہونے کے آتا ہے ، چنانچہ علامہ محمد طاہر پٹنی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے ق ولنا لم یصح لا یلزم منہ اثبات العدم وانما ھو اخبار عن عدم الثبوت انتھی ، یعنی قول ہمارا لایصح نہیں لازم آتا ہے اس سے اثبات نہ ہونے کا اور نہیں ہے وہ قول مگر کبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے اور شیخ الاسلام نے ترجمہ بخاری میں لکھا ہے کہ ''مسند فردوس میں حضرت ابو بکرؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ جب وہ مؤذن سے اشہد ان محمدا رسول اللہ سنتے تو اپنی دونوں سبابہ انگلیوں کے پوروں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر لگالیتے ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی تیری طرح کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہوجائے گی اور حسن بن علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو آدمی مؤذن سے یہ کلمہ سن کر کہے مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبداللہ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرے تو وہ کبھی نابینا نہ ہوگا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گے اور محدثین کے نزدیک یہ دونوں روایتیں قطعاً ثابت نہیں ہیں ۔

اور حسن بن علی ہندی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے ۔ کل ماروی فی وضع الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی، یعنی جو کچھ روایت کیا گیا ہے ، موٴذن سے رکھنے انگوٹھوں میں آنکھوں پر وقت سننے کلمہ شہادت کے ثابت نہیں ہوا اور محمود احمد عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں بیچ باب ما یقول اذا سمع المنادی کے لکھا ہے یجب علی السامعین ترک عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصا یعنی اذان کے سننے والوں پر ہر کام کا چھوڑ دینا اور جواب اذان دینا واجب ہے اور یہ بھی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے ۔ ینبغی ان لا یتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقرأ القرآن ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشتغل یشیٔ من الاعمال سوی الاجابۃ انتہی یعنی لائق یہ ہے کہ نہ کلام کرے سننے والا درمیان اذان اور اقامۃ کے اور نہ پڑھے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ جواب سلام کا دے اور نہ مشغول ہو ساتھ کسی عمل کے سوا جواب دینے اذان کے ۔

اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر اری شرح صحیح بخاری میں بعد نقل عبارت عینی کے لکھا ہے واعلم انہ یستفاد من کلام العینی الذکور فیہ منع وضع الابہامین علی العینین عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہاں مذکور ہے منع ہونا رکھنے انگوٹھوں کا آنکھوں پر وقت سننے اشہد ان محمد رسول اللہ کے ۔

اور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی نے شرح رسالہ عبد السلام لاہوری میں لکھا ہے قد تکلموا فی احادیث وضع الابہامن علی العینین فلم یصح شئی منہا بروایۃ ضعیفۃ ایضا صرح بعضہم بوضع کلہا انتہی یعنی تحقیق کلام کیا ہے ، علمائے محدثین ن حدیثوں میں رکھنے انگوٹھوں کے آنکھوں پر ، پس نہیں ثابت ہوا ہے کچھ ان میں سے ساتھ روایت ضعیفہ کے بھی اور اسی واسطے تصریح کی ہے بعض محدثین نے ساتھ موضوع ہونے کُل ان احادیث کے چنانچہ امام ابو الحسن عبد الغافر فارسی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب میں لکھا ہے ، بعد نقل احادیث فردوس دیلمی کے جو اس باب میں وارد ہیں لکھا ہے ۔ والروایات فی ھذا الباب کثیرۃ لا اصل لہا بسند ضعیف ایضا وقال ابو نعیم الاصفہانی ماروی فی ذلک کلہ موضوع انتہی یعنی روایات چومنے انگوٹھے اور ان کے آنکھوں پر رکھنے کی بہت ہیں ، مگر نہیں ہے کچھ اصل ان کی سند ضعیف سے بھی اور فرمایا حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ اس میں جو روایت کیا گیا ہے سب موضوع ہے ۔

اور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال میں لکھا ہے ، والاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلہا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنی جو حدیثیں موٴذن سے کلمہ شہادت سننے کے وقت آنحضرت ﷺ کے نام پر انگلیاں چومنے اور پھر ان کے آنکھوں پر پھیرنے کے بارہ میں روایت کی گئی ہیں ، سب موضوع ہیں اور ایسا ہی امام مذکور نے کتاب الدرۃ المتنشرہ فی احادیث المتنشرہ میں لکھا ہے ، انتہی ما فی بصارۃ العینین ملخصاً مختصراً

پس اس سبب سے معلوم ہوا کہ علمائے محدثین معتبرین کے نزدیک فعل مذکور ثابت و صحیح نہیں ہوا اور کل احادیث جو اس باب میں مذکور ہیں سب موضوع ہیں اور فعل مذکور ہر گز ہر گز سنت و مستحب نہیں ہے بلکہ بدعت و ممنوع ہے ، چنانچہ شاہ عبد العزیز اپنے فتوے میں ارقام فرماتے ہیں ۔

''اذان کے وقت جواب کلمات اذان کے سوا اور کوئی چیز ثابت نہیں ہے اور آنحضرت ﷺ کا نام سننے پر ان پر درود و سلام بھیجنے کے سوا اور کوئی چیز درست نہیں اور یہ انگوٹھے چومنے کا عمل خلفائے راشدین کے زمانہ میں نہیں تھا پس بوقت اذان نبی ﷺ کا نام سن کر ایسا کرنا سنت اور مستحب نہیں بلکہ بدعت ہے ۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور فقہ کی بعض کتابوں میں جو اس کے جواز کے متعلق لکھا ہے ، وہ کتابیں معتبر نہیں ہیں ۔''

اور محدث لکھنوی مرزا حسن علی صاحب بھی اپنے فتوی میں اسی طرح لکھتے ہیں کہ ''ایسا کرنا منع ہے اور بدعت اور وہ جو ابو بکرؓ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے وہ حدیث موضوع ہے اور فقہ کی معتبر کتابوں میں بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ۔'' واللہ اعلم بالصواب ۔

حررہ السید محمد نذیر حسین عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]